Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳/ ۷۸ نمبر ۲۴۵ سوموار ۱۵۔ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ یکم۔ نبوت ۲۷۲ ۱۳ ہش یکم۔ نومبر ۱۹۹۳ء

حُسن سے بدی کو دور کرو

بدی دیکھو تو حسن سے اس بدی کو دور کرو۔ نفرت سے اس بدی کو دور کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ بدی تو ایک بد صورت اور بد زیب چیز ہے اس کا علاج حُسن ہے۔ انتقامی جذبے کی تصویر ابھرتی ہے کہ اگر کسی ناک پر پھوڑا ہو تو انسان پھوڑے کا علاج کرنے کی بجائے ناک کو ہی کاٹ دے صحیح طریق یہ ہے پھوڑے کے زخم کو بھرنے کی کوشش کی جائے اس کو کہتے ہیں نقص کو حُسن سے بدلنے کی کوشش۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے۔ یونسؑ کی قوم گریہ و زاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔ میری سمجھ میں محاتبت مغاضبت کو کہتے ہیں اور حُوت مچھلی کو کہتے ہیں اور نُون تیزی کو بھی کہتے ہیں اور مچھلی کو بھی۔ پس حضرت یونسؑ کی وہ حالت ایک مغاضبت کی تھی۔ اصل یوں ہے کہ عذاب کے ٹل جانے سے ان کو شکوہ اور شکایت کا خیال گزرا کہ پیشگوئی اور دعایوں ہی رائیگاں گئی اور یہ بھی خیال گزرا کہ میری بات پوری کیوں نہ ہوئی۔ پس یہی مغاضبت کی حالت تھی۔ اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات فرد قرار داد جرم کو بھی ردی کر دیتے ہیں۔ اصول خیرات کا اسی سے نکلا ہے۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔ اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا، جبتک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔ صدقہ اس کو اسی لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔ حضرت یونسؑ کے حالات میں در منثور میں لکھا ہے کہ آپ نے کہا کہ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ جب تیرے سامنے کوئی آوے گا تجھے رحم آجائے گا ؎

این مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۵)

درخواست دعا

○ محترمہ دولت بی بی صاحبہ والدہ مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع جھنگ بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

۱۔ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو برائے طلباء طالبات مورخہ ۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات بوقت ۸ تا ۱۲ بجے ہوگا۔

۲۔ داخلہ ٹیسٹ میں طلباء و طالبات کی شمولیت Prep تا پنجم ہوگی علاوہ ازیں 6th کلاس میں صرف طالبات ایڈمیشن لے سکتی ہیں۔

۳۔ ایڈمیشن فارم بمعہ برتھ سرٹیفکیٹ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن کے دفتر میں مورخہ ۲۵۔ دسمبر ۱۹۹۳ء تک جمع کروائے جائیں۔

۴۔ کوئی ایڈمیشن فارم برتھ سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں لیا جائے گا۔

۵۔ Prep کلاس کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔

پرنسپل
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں میں سے نہیں ہونا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس زاویہ نگاہ سے بھی دیکھو تمہیں یہی نظر آئے گا کہ زمین و آسمان کی ملکیت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتی ہے زمین و آسمان اور ان میں جو چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اور چونکہ وہ سب کا خالق ہے اس لئے وہ سب کا مالک بھی ہے پھر اس نقطہ نگاہ سے دیکھنے سے بھی ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی عطا کی وجہ سے کسی آدمی کی ملکیت نظر آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کی وجہ سے انسان کی ملکیت ٹھہرتی ہے اور جب تک اللہ چاہتا ہے وہ چیز اسی کی ملکیت رہتی ہے چنانچہ روزمرہ کی زندگی میں ہم عموماً یہ دیکھتے ہیں کہ (مثلاً) کچھ تاجر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے متعلق کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ وہ مٹی کو ہاتھ لگائیں تو سونا بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں برکت رکھی ہوتی ہے اور کچھ تاجر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ سونے کو ہاتھ لگائیں تو وہ مٹی بن جاتی ہے پھر ایک وہ تاجر بھی ہے جو ایک وقت

باقی ص ۷ پر

تبدیلی ٹیلی فون نمبرز

مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی کے ٹیلی فون نمبرز بدل گئے ہیں۔ احباب نئے نمبر نوٹ فرمالیں۔

دفتر = سابقہ 516 موجودہ 211516
دواخانہ = سابقہ 538 موجودہ 211538
گھر = سابقہ 338 موجودہ 211338

دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم نبوت ۱۳۷۲ھش یکم نومبر ۱۹۹۳ء

تحریک جدید کا چندہ

کوئی سماجی عمارت بنانا مقصود ہو تو عام طور پر منتظمین آغاز کار میں گھبراتے ہیں۔ کچھ لوگ مشورہ دیتے ہیں کہ تعمیر کے لئے جس قدر رقم کی ضرورت ہے وہ اکٹھی ہو جائے تو کام شروع کیا جائے وہ نہیں چاہتے کہ درمیان میں کام رک جائے اور پشیمانی ہو یا پریشانی کا سامنا ہو۔ کچھ لوگ مشورہ دیتے ہیں کہ کام شروع کر دیا جائے۔ جب لوگ کام ہوتا دیکھیں گے تو روپیہ جمع ہونا شروع ہو جائے گا۔ صرف تجویز کے متعلق جذبات اور ہوتے ہیں اور کام شروع کر دیا جائے تو جذبات کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ لوگ دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اس دلچسپی کے نتیجہ میں چندہ دینے کی طرف ان کا میلان بڑھ جاتا ہے۔

تحریک جدید کے آغاز میں بھی احباب نے دل کھول کر چندہ دیا اگرچہ یہ سکیم اپنی تفصیلات کے ساتھ واضح نہیں تھی۔ لیکن جب اس سکیم کے خدوخال سامنے آنے لگے تو خدا کے فضل سے روپیہ ہی روپیہ آنے لگا اور کام پھیلنے لگا۔ حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے اس چندے کی مضبوطی کی طرف توجہ دلائی اور حضور کے ارشادات اور کام کے پھیلاؤ نے جماعت کے دوستوں کو اس چندہ کی طرف خوب توجہ کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا "تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دَور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے۔ دَور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو اور اب میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے"۔

مکرم وکیل المال صاحب اول نے حضور کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلانے کے لئے الفضل کے ذریعہ احباب کو تلقین کی ہے کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس چندے میں حصہ لیں اور اسے مضبوط کریں۔ اس تلقین میں ہم بھی اپنے چند الفاظ شامل کر کے ثواب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

سانس لیتے ہوئے اخبار کو زندہ رکھیں
اس کی صحت کے لئے مل کے دعا کیجیے گا
اس کے صفحات میں کل آپ کو سب کچھ دینگے
اب جو دے سکتے ہیں خوش ہو کے وہ لے لیجیے گا

ابوالاقبال

O

چُپ کی رِیت بھلی ہے لیکن چُپ رہنا آسان نہیں
لفظ، تکلم کے مالک ہیں، یہ میرے مہمان نہیں

دل کی باتیں کہہ دیتی ہیں، کون ہے، کیسا ہے انسان
چہرے بھی تو بول اٹھتے ہیں لیکن یہ پہچان نہیں

ان کے سنگِ در تک جا کر چُپکے چُپکے لَوٹ آتا ہے
ہوگی نا مجبوری کوئی، دل آخر نادان نہیں

عِشق میں سب کچھ کر گذریں گے ہونی کرنی بات تو ہو
ان کی مانگ میں تارے بھر دیں ہم ایسے انجان نہیں

بُت کو بُت مانا ہے ہم نے پیار کی پینگ بڑھائی ہے
یہ سب ٹھیک ہے لیکن بُت تو بنیادِ ایمان نہیں

تیری جان کے دشمن بن کر تجھ کو ذوقِ مرگ دیا
کیا ان لوگوں کے درپردہ یہ تجھ پر احسان نہیں

وہ تو اپنی سی کر بیٹھے، اور نسیم کریں گے کیا
ان کی باتوں سے ڈر جاتا، میں اتنا بے جان نہیں

نسیم سیفی

غنچہ دلِ محزوں کا کھِلے یا نہ کھِلے
صد چاک گریباں ہے سِلے یا نہ سِلے
سرمایۂ عمر ایک کفن ہے اعجاز
معلوم نہیں یہ بھی ملے یا نہ ملے

سعید احمد اعجاز

نیک دل پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو

چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہوتا اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

انقلاب حقیقی

اب میں ان پانچوں تحریکوں کی کسی قدر تفصیل بیان کرتا ہوں۔ تاکہ آپ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ پانچ دور تہذیب کے دنیا کے لئے کیا پیغام لائے تھے۔ اور کیا مفید چیز انہوں نے دنیا کو دی تھی۔ جس سے وہ سینکڑوں ہزاروں سال کی جدوجہد کے بعد بھی آزاد نہیں ہو سکی۔

آرین تحریک کا پیغام جدید نسلی امتیاز

یاد رکھنا چاہئے کہ آرین تہذیب کی بنیاد یوجینکس پر تھی یعنی ان کی ساری بنیاد اس امر پر تھی کہ سب انسان یکساں نہیں ہیں۔ بلکہ انسانوں انسانوں میں فرق ہوتا ہے۔ کوئی اعلیٰ ہوتا ہے تو کوئی ادنیٰ۔ جیسے کوئی امیر ہوتا ہے تو کوئی غریب کوئی مضبوط ہوتا ہے تو کوئی کمزور۔ کوئی اچھے دماغ کا کوئی برے دماغ کا۔ اور یہ کہ اس فرق کو خاص حالات کے ماتحت پائیدار بنایا جا سکتا ہے اور دنیا کا فائدہ اسی میں ہے کہ انسانوں میں سے جو اعلیٰ ہوں انہیں آگے کیا جائے تاکہ نسل انسانی اعلیٰ کمالات تک پہنچ سکے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مضبوط باپ کا بیٹا ضرور مضبوط ہو گا۔ اور کمزور باپ کا بیٹا کمزور ہو گا۔ اب اگر باپ کی وجہ سے جسم اعلیٰ بن سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ دماغ اعلیٰ نہ بنے۔ پس اگر اچھے دماغ والا باپ ہو گا۔ اور اچھے دماغ والی ماں ہو گی۔ اس صورت میں اگر اس شخص سے جو نسل چلے وہ ہمیشہ اپنی قوم میں ہی شادیاں کرتی رہے۔ تو ان کی قوم دوسری اقوام سے ضرور اعلیٰ ہو گی۔

یہ آرین تہذیب جہاں بھی گئی ہے اس نے اپنی حکومت کو اسی بنیاد پر رکھا ہے یعنی اس نسلی امتیاز پر جو عقلی اور دماغی اور مذہبی دائروں پر حاوی تھا۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ایک براہمن کا لڑکا علم کے لحاظ سے ہمیشہ دوسروں پر فوقیت رکھے گا ایک کھتری کا لڑکا سپہ گری کے لحاظ سے دوسروں پر فوقیت رکھے گا اور جب ایک قوم جسے نسلی امتیاز کی وجہ سے برتری حاصل ہو گی آپس میں ہی شادیاں کرے گی تو وہ دنیا سے کبھی مٹ نہیں سکے گی اس لئے ان کا مذہب بھی اسی تحریک کے ماتحت چلتا ہے۔ مثلاً وید آئے تو انہوں نے یہ حکم دے دیا کہ اگر شودر وید کو سن بھی لے تو اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے یہ براہمن کا حق ہے کہ وہ وید سنے۔ یا کھتری اور ویش کا حق ہے کہ وہ وید سنے۔ شودر کا کیا حق ہے کہ وہ وید سنے۔ گویا کہ ان کے مذہب میں بھی یہی تحریک شامل ہو گئی۔ پھر یہ جو وہ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد انسان دنیا میں واپس آتا ہے۔ اور مختلف جونوں میں ڈالا جاتا ہے جہاں تک میں نے غور کیا ہے یہ عقیدہ بھی اسی فلسفہ کا نتیجہ ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اعلیٰ نسل کے درجہ کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ اعلیٰ روحیں اس میں شامل ہوتی رہیں اور اس کا طریق انہوں نے یہ تجویز کیا ہے کہ ہر قوم میں جو اعلیٰ اور نیک روحیں ہیں وہ مرنے کے بعد براہمن کے گھر میں جنم لیتی ہیں اور جو سپاہیانہ طاقت رکھتی ہیں وہ کھتریوں کے ہاں اور جو تاجرانہ لیاقت رکھتی ہیں وہ ویش کے ہاں جنم لیتی ہیں۔ اور جو خراب اور ناکارہ ہیں وہ شودروں کے ہاں جنم لیتی ہیں' اس عقیدہ سے انہوں نے ادنیٰ اقوام کی بغاوت کے امکان کو دور کر دیا کیونکہ اگر شودروں کو یہ کہا جاتا کہ تم ہمیشہ کے لئے شودر ہی رہو گے تو ممکن تھا کہ وہ بغاوت کرتے یا اگر کھتریوں کو کہا جاتا کہ تمہارا کام صرف جان دینا ہے تو وہ براہمن حکومت کے خلاف کھڑے ہو جاتے بس انہیں اس عقیدہ کے ذریعہ خاموش کرا دیا گیا تاکہ وہ لوگ براہمن فوقیت کو ٹھنڈے دل سے تسلیم کر لیں۔ کیونکہ انہیں یقین دلا دیا گیا کہ در حقیقت براہمن یا کھتری یا ویش یا شودر ایک نسل نہیں ہیں بلکہ یہ عہدے ہیں جو اچھی یا بری روحوں کو ملتے ہیں۔ اب جس طرح ایک جمعدار کو ایک رسالدار کے خلاف ایک رسالدار کو ایک لفٹننٹ کے خلاف شکوہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسے بوجہ لیاقت یہ عہدہ ملا ہے اور جب میں لیاقت دکھاؤں گا تو یہ عہدہ مجھے بھی مل جائے گا اسی طرح ایک شودر کو ویش کے' ایک ویش کو کھتری کے اور ایک کھتری کے اور ایک کھتری کو ایک براہمن کے خلاف شکوہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ جنم تو گزشتہ اعمال کے نتیجہ میں ملے ہیں اگر ایک شودر اچھے اعمال کرے گا۔ تو اگلے جنم میں وہ براہمن کے گھر پیدا ہو جائے گا۔ اور خراب براہمن شودر کے گھر پیدا ہو گا اس طرح تفوق کو قائم رکھتے ہوئے بھی آرین تہذیب کے بانیوں نے اس تفوق کے خلاف بغاوت کے امکانات کو مٹا دیا اور خیالی امید دوسری قوموں کے دلوں میں ایسی پیدا کر دی کہ وہ اس کھلونے کے ساتھ کھیلنے میں مشغول رہے۔ اور اپنے حقیقی درد اور دکھ کو بالکل بھول گئے یہی وجہ ہے کہ باوجود انتہا سے بڑھے ہوئے نسلی ظلم کے ہزاروں سال سے ادنیٰ کہلانے والی قوم اپنی حالت پر قانع ہیں کیونکہ تناسخ نے ہر شودر کی نگاہ میں اس کی نسلی تذلیل کا زمانہ صرف اس کی موجودہ جون کے زمانے میں محدود کر دیا۔ اور ہر شودر جس کے دل میں موجودہ نظام کے خلاف بغاوت کے خیالات اٹھتے ہیں یہ خیال کر کے خاموش ہو جاتا ہے کہ میں اس جون میں اپنے گناہوں کی وجہ سے آیا ہوں ورنہ شائد میں بھی پہلے براہمن ہی تھا اور اب براہمنوں کو خوش کر کے شائد آئندہ زمانہ میں میں بھی براہمن بن جاؤں گا پس جس رتبہ کے حصول کی امید مجھے لگی ہوئی ہے میں اپنے ہاتھوں اس رتبہ کی عزت کم کر کے کیوں اپنی آئندہ ترقی کے امکانات کو کم کروں۔

حقیقت یہ ہے کہ نسلی تفوق کی حفاظت کے لئے تناسخ کے مسئلے کی ایجاد ایک اعلیٰ دماغ کا حیرت انگیز کارنامہ ہے اور اگر اس کی وجہ سے کروڑوں بنی نوع انسان کو ہزاروں سال کی غلامی میں مبتلا نہ کر دیا گیا ہوتا تو یقیناً اس قابل تھا کہ اس کی داد دی جاتی۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

دنیا میں ہر ایک چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن ہوتا ہے۔ ظاہر اپنی جگہ پر ایک ضروری چیز ہے۔ اور باطن اپنی جگہ پر ایک ضروری چیز ہے۔ اور ان دونوں کی اہمیت ایسی ہی ہے۔ جیسے انسان کیلئے جسم اور روح دونوں کا وجود نہایت اہم ہوتا ہے۔ روح بغیر جسم کے خواہ وہ کتنی ہی لطیف کیوں نہ ہو کوئی کام نہیں کر سکتی۔ اور جسم بغیر کسی روح کے کوئی اختیاری فائدہ نہیں پہنچا سکتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ کسی قسم کا بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا کیونکہ جس قسم کے فوائد کسی جسم میں پائے جاتے ہیں وہ ہی اس کی روح بھی کہلائیں گے مثلاً پاخانہ ایک فضلہ ہے۔ یہ پھینک دیا جاتا ہے۔ مگر فضلے میں بھی ایک روح موجود ہوتی ہے۔ اور وہ روح زمین کی قوت پرورش کو بڑھانے کی طاقت ہے جو اس میں پائی جاتی ہے۔ پس وہ خالی جسم نہیں بلکہ اس میں روح بھی ہے۔ ہاں اگر کھاد بلحاظ کھاد کے منفی ہو یعنی وہ ایسے رنگ میں خراب ہو چکی ہو کہ وہ کھاد کا کام بھی نہ دے سکے تو وہ بے شک جسم کہلائے گی ورنہ ہر روح جسم کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔ جہاں تک کہ جب لوگ خواب دیکھتے ہیں۔ تو اس وقت بھی روح کوئی نظارہ نہیں دیکھتی بلکہ خواب میں اس روح کو ایک نیا جسم مل جاتا ہے۔ اور روح اس جسم کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔ مثلاً جب تم خواب میں دیکھتے ہو کہ تم لاہور جا رہے ہو یا خواب میں دیکھتے ہو کہ تم ہوا میں اڑ رہے ہو یا خواب میں دیکھتے ہو کہ تم دریا میں تیر رہے ہو یا خواب میں دیکھتے ہو کہ تم دور دراز کے سفر پر جا رہے ہو۔ یا خواب میں دیکھتے ہو کہ تم کوئی چیز کھا رہے ہو تو اس وقت تمہارا جسم چارپائی پر ہی ہوتا ہے۔ تم بے شک اپنے آپ کو دیکھتے ہو کہ تم دریا میں تیر رہے ہو لیکن تمہارا جسم اس وقت کسی دریا میں نہیں بلکہ چارپائی پر ہوتا ہے۔ اسی طرح تم بے شک دیکھتے ہو کہ تم سفر پر جا رہے ہو۔ لیکن تمہارا جسم چارپائی پر ہی پڑا ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ جب تم خواب میں اپنے آپ کو تیرتے دیکھتے ہو۔ یا یہ دیکھتے ہو کہ تم کہیں سفر پر جا رہے ہو۔ تو تم خالی روح نہیں دیکھتے بلکہ اپنے ساتھ اپنا ایک جسم بھی دیکھتے ہو۔ اسی طرح جب تم اپنے آپ کو ہوا میں اڑتے دیکھتے ہو۔ تو اس وقت خالی روح نہیں ہوتی بلکہ ایک جسم کو بھی تم اپنے ساتھ دیکھتے ہو۔ اسی طرح خواب میں جب تم کوئی چیز کھاتے ہو۔ یا کوئی چیز پیتے ہو یا کسی سے لڑتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھتے ہو۔ یا کسی سے صلح کرتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھتے ہو۔ یا کسی سے محبت کرتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھتے ہو۔ تو تم اپنا ایک جسم بھی محسوس کرتے ہو۔ یہ نہیں ہوتا کہ صرف روح ہی ہو اور جسم اس کے ساتھ کوئی نہ ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا۔ جب تک تمہارا سانس قائم ہے تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت محدود نہ رہے۔ بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی جائے جس کی ساری عمر تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام جاتے ہیں اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ پس میں تم سب کو تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے کے لئے بلا رہا ہوں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنۃ الہادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے

رسول کریم ﷺ بچوں کے آرام و سکون کا بھی بہت خیال رکھتے تھے فرماتے تھے کہ میں نماز شروع کرتا ہوں تو ارادہ ہوتا ہے کہ دیر سے ختم کروں مگر کسی بچے کے رونے کی آواز کان میں پڑ جاتی ہے تو نماز مختصر کر دیتا ہوں یہ بچے پر بھی رحم ہے اور ماں پر بھی حضرت حسنؓ و حسینؓ سے آپ ﷺ کو بے حد پیار تھا۔ ایک دفعہ آپ ﷺ ان کو پیار کر رہے تھے اور ان کو چوم رہے تھے۔ تو ایک بدو سردار آیا اس نے جب یہ نظارہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بچوں کو پیار کر رہے ہیں۔ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں ایک کا بھی منہ نہیں چومتا آپ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ تمہارے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کر سکتا ہوں نیز فرمایا جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا نیز ایک دفعہ یہ بھی فرمایا اے لوگو بچوں کو چوما کرو کیونکہ ان کو چومنے کے بدلے تم کو جنت میں ایک درجہ ملے گا نیز یہ بھی فرمایا جو بچوں کے ساتھ رحمت اور شفقت کا سلوک نہیں کرتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ علاوہ ازیں ایک دفعہ آپ ﷺ نے بچوں کو ہی دیکھ کر فرمایا تھا تم بے شک ماں باپ کو بخیل بھی بناتے ہو۔ لیکن تم جنت کی خوشبو بھی ہو آپ اپنے نواسوں حسنؓ و حسینؓ کو بے حد عزیز رکھتے تھے۔ ان کو کندھوں پر بٹھاتے اور گود میں اٹھائے رہتے آپ ﷺ نماز میں ہوتے تو دونوں بچے پیٹھ پر سوار ہو جاتے مگر آپ ﷺ سجدہ سے اس وقت تک سر نہ اٹھاتے۔ جب تک بچے خود ہی اتر نہ جاتے۔

ایک دفعہ پیارے نواسے نے نانا سے کہا۔ میں اونٹ پر سواری کروں گا کیونکہ آگے ایک بچہ اونٹ پر جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فوراً اس کو کندھے پر بیٹھا لیا اور اونٹ کی طرح چلنا شروع کر دیا اور آواز بھی نکالنے لگے۔ اس طرح حسنؓ اور حسینؓ خوش ہو گئے۔ کسی نے راستے میں دیکھ کر کہا کتنی پیاری سواری ہے تو فوراً آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوار بھی کتنا پیارا ہے آپ ﷺ بچوں کو بھی برابر مسجد میں لے جاتے اور نماز میں شریک فرماتے اور مسجد کے آداب سے آگاہ بھی فرماتے۔

حضرت اسامہؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ میں کسی ضروری کام کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ اپنی گود میں چادر کے نیچے کوئی چیز چھپائے تشریف فرما تھے' میرے دریافت کرنے پر چادر اٹھائی اور فرمایا۔ یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور ان سے بھی محبت کرتا ہوں جو ان سے محبت کا سلوک کرے۔

ایک روز حضور ﷺ کو کسی نے کھانے پر بلایا تھا۔ آپ ﷺ کے ساتھ بعض صحابہؓ بھی تھے گلی میں حضور ﷺ نے ننھے حسینؓ کو دیکھا تو حضور ﷺ صحابہؓ سے آگے بڑھے اور اپنے دونوں بازو پھیلا دیئے حسین کبھی ادھر دوڑتے کبھی ادھر۔ حضور نے انہیں پکڑ لیا ایک ہاتھ حسین کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور ایک سر پر رکھا۔ ٹھوڑی کو تھوڑا سا اٹھا کر منہ چوم لیا۔

آیئے اب ایسا ہی ایک اور حسین نظارہ دیکھتے ہیں۔ حضور ﷺ کی اپنی بیٹی' حضرت زینبؓ کی لخت جگر امامہ سے شفقت۔ ایک دفعہ حضور نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ نے حضرت زینب کی بیٹی کو اٹھایا ہوا تھا جب رکوع اور سجدہ کرتے تو اس کو نیچے اتار دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اس کو پھر اٹھا لیتے۔ غرض کہ بچوں سے بے حد محبت کرتے تھے۔ کیونکہ آپ ان کے روحانی باپ بھی بن کر آئے تھے۔ آپ ﷺ کی ذات بابرکات غیر معمولی طور پر سراپا رحمت و برکت تھی۔

ہجرت مدینہ کے بعد مہاجرین کے ہاں جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیرؓ تھے سب نے بے حد خوشی منائی زبیرؓ آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ اور ان کی بیوی یعنی عبداللہ کی ماں حضرت ابوبکرؓ کی بڑی بیٹی حضرت اسماءؓ تھیں جس وقت عبداللہ کو اٹھا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو حضور ﷺ نے ایک کھجور کو اپنے منہ میں نرم کر کے اس کا لعاب عبداللہ کے منہ میں ڈالا۔ اور ان کے دعا کے لئے دعا فرمائی۔

آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت [illegible] تھے جب وہ بچہ تھے تو آنحضرت ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس لڑکے کی عمر سو سال کی ہو گی چنانچہ ان کی عمر ایک سو سال کی ہوئی۔

آنحضرت ﷺ ماں سے بھی بڑھ کر بچوں پر شفقت کرنے والے تھے ایک دفعہ ایک عورت اپنا بیمار بچہ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی کہنے لگی حضور یہ بچہ ہمیشہ بیمار رہتا ہے اس کو کئی بیماریاں ہیں حضور ﷺ دعا کریں یہ مر جائے اور اسے تکلیفوں سے نجات ملے رسول کریم ﷺ کو اس پر رحم آیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں یہ دعا نہ کروں کہ تیرا بچہ تندرست ہو جائے پھر جوان ہو کر جہاد میں شریک ہو اور شہادت کا درجہ پالے چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ بچہ تندرست ہوا بڑا ہو کر مخلص مسلمان بنا اور میدان جنگ میں شہادت پائی۔ ماں تو کہتی ہے کہ بچہ مر جائے۔ مگر ماں سے زیادہ مشفق نے فرمایا نہیں میں دعا کرتا ہوں بچہ زندہ رہے گا۔

اکرام ضیف صاحب ایمان کا ایک بنیادی وصف

دین حق کی پیاری تعلیم مہمان نوازی کو ایک بنیادی وصف کے طور پر پیش کرتی ہے اور دین حق نے دیگر ادیان عالم کی نسبت مہمان نوازی کے بارہ میں جو تعلیم دی ہے وہ نہایت اعلیٰ اور ارفع ہے چنانچہ اس ضمن میں آنحضرت ﷺ نے اکرام ضیف کا تاکیدی ارشاد فرمایا ہے یعنی مہمان کی عزت اور اس کا حقیقی احترام کیا جائے۔ کھانا وغیرہ کھلانا تو ساتھ ضمنی امور ہیں اگر معاشرہ میں اکرام ضیف کا خلق اور شعور پیدا ہو جائے تو مہمان کی خدمت اور طعام و قیام کے انتظامات اس کے نتیجہ میں نہایت احسن طور پر انجام پاتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے ارشاد من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ کے مطابق ہر صاحب ایمان کا فرض ہے کہ وہ اکرام ضیف کا حق خلق اپنے اندر پیدا کرے۔

کیونکہ اکرام ضیف میں انسان کے ظاہری عزت و احترام سے لے کر اس کے جذبات کا خیال اس [illegible] کی دیکھ بھال' اس کے قیام و طعام کا بندوبست اس کی بے لوث خدمت "خاطر تواضع اس کے لئے ایثار اور قربانی کا جذبہ خود بھوکا رہ کر اسے سیر کر کے خوش ہونا۔ بلا تکلف اور بغیر کسی صلہ' انعام کے لالچ یا معاوضہ کے مہمان کی ضروریات خوش دلی اور خندہ پیشانی سے پوری کرنا' تک شامل ہیں۔ اس لئے اکرام ضیف کا بنیادی وصف اپنے اندر پیدا کرنا لازم ہے۔ کیونکہ اس وصف کو ایمان کی علامت بتایا گیا ہے۔ یہ وصف سب سے بڑھ کر رسول اکرم ﷺ میں پایا جاتا تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی سیرت اکرام ضیف اور مہمان نوازی کے لحاظ سے نہایت خوبصورت نمونہ پیش کرتی ہے۔ ابتدا ہی سے یہ اعلیٰ وصف آپ کے اخلاق حمیدہ کا لازمی جزو تھا چنانچہ پہلی وحی کے موقعہ پر حضرت خدیجہؓ نے آپ کو حوصلہ و تسلی دلاتے ہوئے جو بے ساختہ اپنے تاثرات کا اظہار آپ کے بارے میں کیا اس میں یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ آپ تو مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقیقی مصائب میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ مہمان نوازی کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کا یہ پہلو بھی نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے جو آپ نے فرمایا کہ ما انا من المتکلفین۔ نہ آپ مہمان بن کر تکلف کرتے تھے نہ میزبان ہو کر آپ نے کبھی تکلف کیا۔

مہمان نوازی کا ثمر

اکرام ضیف تالیف قلوب کا ایسا ذریعہ ہے جو بسا اوقات حصول ایمان پر منتج ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک کافر مہمان ٹھہرا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دودھ سے اس کی خاطر تواضع کی جائے۔ چنانچہ اسے دودھ پلانا شروع کیا گیا اس نے ایک بکری کا دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہ کر اسے پلایا گیا۔ وہ بھی پی گیا۔ پھر تیسری اور چوتھی بکری کا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ اسے پلایا گیا تب وہ سیر ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی مہمان نوازی اور حسن سلوک سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ اگلے دن اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور نے دوسرے روز پھر اس کے لئے دودھ لانے کا حکم دیا۔ اس روز ایک بکری کا دودھ تو اس نے پی لیا لیکن دوسری بکری کا سارا دودھ نہ پی سکا۔ بلکہ اس میں سے کچھ بچ رہا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صاحب ایمان ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔ حضور کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ایمان کی دولت کے ساتھ صبر و حوصلہ اور قناعت بھی عطا فرماتا ہے۔ اس واقعہ میں مہمان اور میزبان دونوں کے لئے سبق ہے۔

اپنے ہاتھ سے مہمان کی خدمت

فتح خیبر کے موقعہ پر حبشہ کے مہاجرین حضرت جعفر طیار کی سرکردگی میں واپس آئے ان میں نجاشی کا بھیجا ہوا ایک وفد بھی تھا۔ حضور خود ان لوگوں کی مہمان نوازی اور خدمت کیا کرتے۔ آپ کے صحابہؓ نے عرض کی حضور! ہم خدام جو خدمت کے لئے حاضر اور موجود ہیں آپ خود کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ان لوگوں نے ہمارے صحابہؓ کی عزت کی ہے۔ میں پسند کرتا ہوں کہ خود ان کی مہمان نوازی کروں۔ کہ ان کے احسان کا یہی بدلہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد احمد (یونیورسٹی آف مانچسٹر)

ہارٹ اٹیک کیا ہے؟

خون کی نالیوں کے اندر چربی کے جمع ہونے سے ان نالیوں میں خون کے بہاؤ کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور دل کی بیماری جس کو Atherosclerosis کہتے ہیں آ پہنچی ہے اگرچہ یہ بیماری درمیانی عمر یا بڑھاپے میں زیادہ ہوتی ہے مگر تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ چربی بچوں اور نوجوانوں کی خون کی نالیوں میں بھی جمع ہو سکتی ہے۔ اور خطرہ کا باعث بن سکتی ہے خون کی نالی آرٹری کی اندرونی سطح پر کئی ایک مادے جن کو مجموعی طور پر LIPID کہتے ہیں۔ جمع ہو جاتے ہیں جبکہ Lipid میں جمی ہوئی چربی جو کہ کلیسٹرول وغیرہ ہوتا ہے۔ صرف چربی کی تہہ جو خون کی نالی کے سوراخ کو تنگ کرتی ہے کسی خطرہ کا تو باعث نہیں ہوتی مگر آہستہ آہستہ حالات کو خراب کر دیتی ہے جب کہ دل کے قریب خون کی نالیوں میں اس چربی کے علاوہ دل کے پٹھوں کے ریشے اس چربی کو اپنے اندر جکڑ لیتے ہیں اور الیون سیل جو قوت مدافعت کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور پروٹین۔ تمام مل کر Fivrofotty Plaques بناتے ہیں خون کی نالی میں چربی زیادہ سے زیادہ ایک ملی میٹر تک کی گہرائی تک اثر انداز ہوتی ہے جبکہ Fivrofotty Plaques

کئی ملی میٹروں تک گہری ہو جاتی ہیں اور آرٹری کے سوراخ کو خطرناک حد تک تنگ کر دیتی ہیں۔

اگر خون کی نالیاں اس حد تک تنگ ہو گئی ہوں تو ان کو خاص آلہ کی مدد سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس میں X-ray استعمال ہوتا ہے اس کو Coronary Angiogram کہتے ہیں ان تنگ خون کی نالیوں میں کسی نشان پیدا کرنے والے مائع کو داخل کر دیا جاتا ہے اور بعد میں ان نالیوں کا ایکس رے لیا جاتا ہے۔ ایکس رے میں یہ مادہ سفید ظاہر ہوتا ہے اور سوراخ کی موٹائی کا علم ہو جاتا ہے۔

Plaques میں چربی والے مادے لپڈ اور Fivrots مادے مختلف تناسب میں ہوتے ہیں۔ جس میں ریشے دار مادے ہی زیادہ ہوتے ہیں ان میں دل میں خون کی سپلائی بند ہونے کی شکایت کے عوامل آہستہ آہستہ ترتیب پاتے ہیں نہ کہ وہ فوراً اپنی آخری نوبت تک پہنچائے جائیں۔ جب کہ دوسری صورت میں جن لوگوں میں Lipid کا تناسب زیادہ ہوتا ہے ایسے لوگوں میں دل کے اندر خون کی سپلائی فوراً بند ہو جانے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں کیونکہ خون کی نالیوں میں چربی والے مادوں کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔ خون کی گردش بہت کمزور ہو جاتی ہے اور چربی کی وجہ سے خون جم جاتا ہے حتیٰ کہ خون مکمل طور پر رک جاتا ہے چربی کی وجہ سے یہ ساری صورتحال منٹوں میں واقع ہو سکتی ہے۔ اور نتیجہ دل کے ایک حصہ کی موت ہے۔ Fivrous مادے والوں کی آرٹری آہستہ آہستہ تنگ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور Angina کے مرض کا باعث بن جاتی ہے۔

Angina کے مریض کے سینے میں بلا کا درد اٹھتا ہے۔ یہ درد اس وقت ہوتا ہے جب مریض کوئی جسمانی مشقت کرتا ہے کیونکہ زیادہ کام کرنے پر دل کو ایندھن کے طور پر زیادہ خون کی ضرورت ہوتی ہے مگر خون کی سکڑی ہوئی نالیوں سے مناسب مقدار میں خون کا بہاؤ ممکن نہیں ہوتا۔ اور ان خون کی نالیوں کے کھنچاؤ سے درد ہوتا ہے۔ ادویات کی مدد سے یہ کم کیا جا سکتا ہے یا ان ریشوں کو لچک دی جا سکتی ہے جن سے یہ نالی بنی ہوتی ہیں۔ مگر عام طور پر تنگ نالیوں سے وابستہ ایک اور مرض بھی جس میں مریض اگرچہ کوئی جسمانی مشقت بھی نہ کرے تو بھی مریض کو سخت قسم کا سینہ کا درد اٹھتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ دل کی زندگی خود کشمکش کا شکار ہے۔ ان حالات میں جب آرام کی حالت میں بہت درد ہو تو واحد حل بائی پاس سرجری ہے جس کے ذریعے تنگ سوراخ والی نالی کے کچھ حصہ کو تبدیل کر دیا جاتا ہے اس سرجری کو (GABY) یعنی Coronary Artery.BY-Pass Graft یہاں سرجن یہ کرتا ہے کہ دل کی متاثرہ تنگ نالی کو نکال کر ٹانگ یا سینے سے Mammary سے کوئی نالی لے کر دل میں ڈال دیتا ہے اور اس نئی نالی کے ذریعے رکے حصوں دونوں۔ دل سے پہلے اور بعد والے حصوں کو ملا دیتا ہے جو کہ بائی پاس کہلاتا ہے ایک مریض کے سنگل ڈبل یا ٹربل بائی پاس آپریشن ہو سکتے ہیں جن کا انحصار اس بات پر ہے کہ کتنی نالیوں میں تنگ سوراخ ہونے کی شکایت ہے۔

دل کے اندر موت اگر آرام کی حالت میں درد اٹھتا رہے اور اس درد کی کوئی فکر نہ کی جائے تو خون کی نالی تنگ سے تنگ ہوتی رہتی ہے۔ مگر پھر کبھی بھی جو درد اٹھتا ہے وہ بہت ہی زیادہ تکلیف دہ اور مہلک صورت اختیار کرتا ہے اگر تنگ سوراخ کو صاف نہ کیا جائے تو دل کے ایک حصہ میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ یوں اب ہارٹ اٹیک کے مکمل ماڈل کو یوں سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ پہلی سطح پر خون کی نالیوں میں Athoroselerotic plaque کا جمع ہونا جس کی وجہ سے خون کی سپلائی پر اثر پڑتا ہے کیونکہ خون کی نالیوں کے سوراخ تنگ ہو جاتے ہیں۔ مریض کو سخت درد سینے کے ارد گرد اٹھتا ہے اور دل کا وہ مخصوص حصہ جہاں خون لے جانے والی نالیاں ہوتی ہیں وہاں آکسیجن نہیں مہیا ہوتی۔ بعض دفعہ یہ درد اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ مریض دراصل دل کے کسی مرض میں مبتلا ہے لیکن واضح طور پر ہر مریض کی ہسٹری سے ہی مرض کا علم ہوتا ہے۔ اگر کبھی بھی سینہ میں کرب والا درد ۵ سے ۱۰ منٹ تک طویل ہو تو دل کی مرض کی علامت ہے ڈاکٹر کو ان حالات میں بلانا ضروری ہے مگر اکثر اس حالت میں چار میں سے ایک مریض موت کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ ڈاکٹر کے پہنچنے تک دو گھنٹے کا طویل وقت صرف ہوتا ہے۔

صرف سینے کا درد ہی دل کے مریض کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ آکسیجن کا نہ ملنا بھی ہے دل کا وہ حصہ جہاں آکسیجن ملا خون آتا ہے فوراً ہی پمپ کے طور پر کام چھوڑ دیتا ہے بایاں والا دل کا حصہ جو سائز میں بڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کو دوسرے حصہ کی نسبت زیادہ دور تک خون کو پمپ کر کے پھیلانا ہوتا ہے اس کا کام بھی زیادہ ہوتا ہے۔ تو دل کی بیماریاں بھی اسی حصہ سے پھوٹتی ہیں نہ کہ دائیں والے چھوٹے حصہ سے اس بڑے حصہ کے کام چھوڑنے سے خون کا پریشر گرنا شروع ہو جاتا ہے دل کی دھڑکن زیادہ ہو جاتی ہے پہلے پہل تو نبض کمزور سے کمزور ہوتی جاتی ہے پھر بعد میں جسم کا اس حالت میں ایک رد عمل ہے جو دل کی ہر پھڑ پھڑاہٹ میں ناکافی پمپ کرنے کی صلاحیت کا خاطر خواہ تدارک کرنا چاہتا ہے دل کی ناکافی کارکردگی اور بہت کرب آمیز سینے کے درد دونوں مل کر مریض کو فوراً زرد کر دیتی ہیں اور ساتھ ساتھ ہی مریض پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔ پھر جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ہاتھ نمدار ہونٹ اور ناخن پیلے ہو جاتے ہیں جس کی وجہ بہت ہی تھوڑی مقدار میں خون کی گردش ہے اور یہ بھی کہ دل کا پمپ کرنے کا نظام تقریباً ختم ہو رہا ہوتا ہے تاہم صاف خون والے حصہ میں گندہ خون آنا شروع ہو جاتا ہے ان حالات میں پھیپھڑے بھی کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور سانس نہ آنے کی بھی شکایت ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

اب کیا کیا جائے کسی کو اگر ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے تو پہلے تو ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے تاکہ فوری طور ادویات دے کر اس کے درد کو کم کر کیا جائے مگر زیادہ اہم بات متاثر کردہ رکاوٹوں کو دور کرنا جن سے خون کی نالیاں اثر انداز ہوتی ہیں اگر زیادہ دور تک کے لئے خون کی سپلائی متاثر ہوتی ہو تو زیادہ پٹھے مردہ ہو جائیں گے۔ اس کے لئے ایک مفید دوا اسپرین ہے حالیہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ بظاہر معمولی سی دوا سر درد کے علاوہ خون کی روکاٹوں کو بھی آہستہ آہستہ توڑتی ہے۔

(روزنامہ جنگ ۳۔ اکتوبر ۹۳ء)

بقیہ : ص ٦

حاضر ہوتے یہاں بھی دو تین دن پہلے پہنچتے اور نئے سال کے آغاز کے بعد مرکز سے روانہ ہوتے۔ تمام تقریریں سنتے اور بعد میں اپنا تبصرہ عزیز و اقارب سے کرتے۔ امام جماعت سے ملاقات کرنے کا بہت شوق تھا۔ علمائے سلسلہ سے بھی ضرور ملاقات کرتے سب کو تلقین کرتے کہ ملاقات کے وقت خالی ہاتھ نہ جائیں۔ اپنے بچوں کی بھی ملاقات کرواتے۔ اور ان کو نذرانہ کے لئے رقم دیتے۔ خاندان کے تمام افراد چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں سب کو ایک ایک روپیہ نذرانہ ضرور دیتے۔ انہیں نذرانہ دینے اور احمدیوں کی مالی امداد کرنے میں سرور حاصل ہوتا تھا۔

(ماخوذ از باجوہ خاندان)

روزنامہ الفضل کے سلسلہ میں آپ کی قابل قدر تجاویز کا ہمیں انتظار رہتا ہے۔

ہم اپنے محدود وسائل اور موجودہ مسائل کے پیش نظر آپ کی جس تجویز پر بھی عمل کر سکتے ہیں اس کے لئے ہمارے دل میں آپ کے لئے تشکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

آپ ہمیں اپنی تجاویز ضرور بھجوائیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

چوہدری غلام اللہ باجوہ

محترم غلام سرور صاحب باجوہ

غلام سرور صاحب چوہدری صوبے خان صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے آپ کی ولادت ۱۸۸۳ء میں ہوئی اور ۱۹۰۲ء میں دستی بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے آپ ابتدائی وصیت کرنے والوں میں سے تھے آپ کا وصیت نمبر ۲۰۵ ہے۔ آپ نے ۱۷/جون ۱۹۶۲ء کو ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

آپ کی تعلیم پانچ چھ جماعت تک تھی۔ ابتدا سے ہی مذہب کی طرف رجحان تھا۔ (عبادات) کے سخت پابند تھے۔ ایک رعب دار اور بااثر شخصیت کے مالک تھے۔

آپ کے بڑے بھائی نواب محمد الدین صاحب نے آپ کو محکمہ مال میں ملازمت دلوا دی۔ آپ یہ نوکری کئی سال تک کرتے رہے تھوڑی سی تنخواہ ملتی تھی اس میں سے اکثر حصہ چندوں میں اور سلسلہ کے اخبارات کی خرید پر خرچ ہو جاتا تھا۔

رفیقہ حیات آپ کی شادی چوہدری تاج محمد صاحب کاہلوں سفید پوش موضع چھور ضلع سیالکوٹ کی بیٹی فاطمہ بی بی سے ہوئی۔ (چوہدری شاہ نواز صاحب ان کے حقیقی بھائی ہیں) محترمہ فاطمہ بی بی نہایت محنتی خاتون تھیں گھر کا سارا کام کاج خود کرتیں۔ بہت صفائی پسند سادہ زندگی گزارنے والی خاتون تھیں بچوں کی دیکھ بھال پر بہت وقت صرف کرتیں اپنے والد اور بھائی سے بہت محبت تھی اور ان کو ہر سال اپنے پاس بلاتیں۔ اور پھر ان کو نقدی کی صورت میں تحفہ دے کر رخصت کرتیں۔ بچپن میں ہی چوہدری شاہ نواز صاحب کی والدہ فوت ہوگئی تھیں اور ان کی بہن فاطمہ بی بی نے ہی ان کی پرورش وغیرہ کی۔

آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔ فاطمہ بی بی کی وصیت کا نمبر ۱۵۶۱ ہے ۸۷ سال کی عمر میں ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو وفات پائی۔ آپ کے والد چوہدری تاج محمد صاحب کاہلوں اس علاقہ کے بڑے بااثر زمیندار تھے۔ تمام لوگ آپ کی عزت کرتے تھے۔ اور علاقہ میں بڑا رعب اور دبدبہ تھا۔ آپ رشتہ داروں کے لئے نعمت عظمیٰ تھے سب بہن بھائیوں کو بڑی محنت اور محبت سے پالا، پڑھایا اور انہیں اعلیٰ مراتب تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

محترمہ فاطمہ بی بی نہایت کفایت شعار تھیں آمد کے مطابق گھر کو چلاتی تھیں۔ آپ کے خاوند چوہدری غلام سرور صاحب کا ہاتھ کھلا تھا۔ اور خوب خرچ کرتے تھے دونوں کی وجہ سے آمد و خرچ میں توازن قائم تھا۔ جس سے خاندان کی مالی حالت اچھی رہی۔ آپ (عبادات) باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ اعزہ و اقارب کی بہت قدر کرتیں۔ اور غرباء کا خیال رکھتیں۔ گاؤں کی عورتیں آپ کے پاس رقوم بطور امانت رکھ جایا کرتی تھیں۔ آپ اپنے گاؤں میں امینی یعنی امانت دار مشہور تھیں۔ گھر کے کام کرنے میں آپ لذت محسوس کرتی تھیں اور اعلیٰ درجہ کا کھانا پکاتی تھیں گھر والوں کو کھانا کھلانے کے بعد جو بھی بچ رہتا وہی اللہ تعالیٰ کا شکر کرکے کھا لیتی تھیں۔

دعا پر یقین چوہدری غلام سرور صاحب کو دعا پر مکمل یقین تھا دن رات دعاؤں میں مشغول رہتے ہر مشکل کا حل دعا میں پاتے تھے اور کھانے اور چائے کے بعد دعا کرتے سفر پر جانے سے پہلے دعا کرتے۔ حتیٰ کہ ہر کام کے شروع درمیان اور آخیر کو بابرکت ہونے کی دعا کرتے۔

کچھ عرصہ نوکری کرنے کے بعد اپنے بڑے بھائی نواب محمد الدین صاحب کی وساطت سے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور دعاؤں کے طفیل آپ کو ۱۹۲۰ء کے قریب پونے چار مربعہ زمین چک 2/55-L تحصیل و ضلع اوکاڑہ میں مل گئی۔ یہاں مستقل سکونت اختیار کرلی اور بال بچوں کے ساتھ رہنا شروع کردیا۔ نوکری کے زمانہ میں بال بچوں کو ساتھ نہیں رکھ سکتے تھے۔ کیونکہ گزارہ مشکل ہوتا تھا۔ بچے تلونڈی عنایت خان باجوہ میں رہتے تھے۔

روزانہ کا معمول آپ گاؤں کے نمبردار تھے۔ جماعت کے امیر جماعت اور (عبادت) کرواتے تھے گاؤں میں عبادت کے لئے عمارت تعمیر کروائی۔ آپ تمام عبادات بیت الذکر میں پڑھاتے تھے صبح کو عبادت کے وقت سے پہلے جاگتے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ پھر بیت الذکر جا کر عبادت کرواتے۔ عبادت کے بعد درس دیتے۔ چندے وغیرہ بھی خود وصول کرکے مرکز کو ارسال کرتے صبح کی عبادت سے فارغ ہو کر ناشتہ کرتے۔ ناشتہ کے بعد باغ میں چلے جاتے وہاں اپنے ہاتھوں سے درختوں کی گوڈی وغیرہ کرتے کوئی بارہ بجے کے قریب واپس آتے اور آکر نہاتے اور کھانا کھاتے کھانے کے بعد اوکاڑہ شہر جو گاؤں سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھا چلے جاتے وہاں احمدیہ بیت الذکر میں قیام کرتے۔ ظہر اور عصر کی عبادات وہاں دوسرے احمدیوں کے ساتھ ادا کرتے۔ پھر شام سے کچھ وقت پہلے گاؤں واپس لوٹتے اور مغرب کی عبادت گاؤں میں کراتے یہ ان کا ہر روز کا معمول تھا۔

اوکاڑہ سے واپسی پر ہر روز بچوں کے لئے کھانے کی کوئی نہ کوئی چیز ضرور خرید کر لاتے۔ کبھی خالی ہاتھ نہ آتے۔ جب کبھی کسی رشتہ دار کے گھر جاتے تھے تو کھانے کی کوئی نہ کوئی چیز ضرور لے جاتے تھے۔ کبھی کسی کے گھر خالی ہاتھ نہ جاتے تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے سخی تھے۔ گاؤں میں غرباء کی بروقت مدد کرتے۔ زمین بٹائی پر دے رکھی تھی۔ مضارعوں کے ساتھ بہت نرمی اور محبت کا سلوک کرتے تھے۔ اور ان سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرتے۔ تمام گاؤں کے لوگوں کے ساتھ بڑی محبت اور پیار سے پیش آتے۔ کبھی کسی فقیر کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ اگر کوئی قرض مانگتا تو اسے قرض دینے کی بجائے کچھ رقم بطور امداد دے دیتے۔ علاقہ کے لوگ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اوکاڑہ میں اکثر لوگ آپ کو جانتے تھے۔ سب سے پیار اور محبت سے پیش آتے۔ آپ نے غیر از جماعت کی مسجد کی تعمیر میں بھی مدد کی لیکن مسجد والوں نے آپ کو وہاں عبادت کرنے سے روکا۔ جب خدا تعالیٰ نے احمدیوں کو اپنا بیت الذکر اوکاڑہ میں بنانے کی توفیق دے دی تو آپ نے اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

آپ اوکاڑہ کی بیت الذکر کی رونق ہوتے تھے۔ اور سب احمدی بھائیوں سے دوستانہ تعلقات رکھتے۔ آپ کا معمول تھا کہ جب کبھی اوکاڑہ کی کسی دوکان پر چائے نوش فرماتے تو کسی نہ کسی دوست کو ضرور شامل کر لیتے اور ذکر کیا کرتے تھے کہ میں کیوں نہ وہاں چائے پیوں جب کہ دکان دار نے اپنی دوکان میرے لئے سجائی ہوتی ہے۔ اور وہ میرا انتظار کررہا ہوتا ہے آپ پیدل چلنے کے بہت شوقین تھے۔ کبھی کسی رشتہ دار کی موٹر گاڑی استعمال نہیں کرتے تھے۔ بلکہ پیدل ہی سارے کام کرلیتے۔

چندوں کی ادائیگی چندوں کی ادائیگی کا بہت خیال رکھتے۔ گاؤں میں سیکرٹری مال کا کام بھی خود کرتے تھے چندے وصول کرکے فوراً مرکز کو ارسال کردیتے تھے۔ ہر احمدی سے چندہ وصول کرنے کی کوشش کرتے۔ نادہندگان کو چندہ دینے کی تلقین کرتے رہتے۔ حالات [illegible] اس پر اصرار نہیں کرتے تھے۔ کہ چندہ پوری شرح ہی سے وصول کیا جائے بلکہ ان کا خیال تھا کہ شروع شروع میں جو کچھ مل جائے وصول کرلیں۔ آہستہ آہستہ پوری شرح سے چندہ دینے کی عادت پڑ جائے گی۔ ہر تحریک میں پوری شرح سے چندہ دیتے۔

مرکز سے وابستگی مرکز سے آپ کو بہت محبت تھی ہر دو تین ماہ کے بعد مرکز ضرور جاتے اور عبادات باقاعدہ بیت الذکر مبارک میں ادا کرتے بلکہ اکثر اوقات ظہر سے عصر تک وہیں قیام فرماتے علمائے کرام کے ساتھ آپ کے دوستانہ تعلقات تھے۔ ان کو چائے وغیرہ کے لئے ساتھ لے جاتے۔ اور اس میں بڑی خوشی محوس کرتے سیلونی چائے والے کے ہاں اکثر چائے پیتے ضرورت کے وقت ان کی مالی امداد بھی کرتے مرکز میں رہنے والوں کی بہت عزت کرتے اس لئے کہ انہیں احساس تھا کہ وہ دین کی بہت خدمت کرتے ہیں اکثر ملنے والوں کو تحفہ پیش کرتے۔ تحفہ پیش کرنا ان کی عادت تھی۔ اپنے عزیز و اقارب کو بھی تحائف پیش کرتے رہتے تھے۔

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام زیورچ آپ کے بھتیجے ہیں ربوہ میں ان کے پاس قیام کرتے تھے۔ نوکروں کو بھی اکثر انعام دیتے۔ جب کوئی ملازم جوتا پالش کرتا تو اسے انعام ملتا۔ جب کوئی چائے پیش کرتا تو اسے انعام دیتے۔ جب بھی مرکز کو جاتے تو کافی رقم ساتھ لے جاتے۔ لیکن وہاں سے جب واپس آتے تو کسی رشتہ دار یا عزیز سے رقم لے کر واپسی کے اخراجات پورے کرتے۔ گھر پہنچ کر رقم فوراً بذریعہ منی آرڈر ارسال کرتے لیکن حاصل کردہ رقم کے علاوہ کچھ رقم بطور شکرانہ ضرور ارسال کرتے۔ انہیں کوئی رقم حاصل کرنے میں کبھی کوئی دقت نہ ہوتی کیونکہ ان کی ساکھ اعلیٰ درجے کی تھی۔ زمیندارہ کے سلسلہ میں اگر رقم کی ضرورت پڑتی تو آڑھتیوں سے لے لیتے۔ آپ جس قدر بھی رقم مانگتے مل جاتی۔ کیونکہ فصل تیار ہونے پر رقم کی ادائیگی یقینی ہوتی تھی۔

مجلس مشاورت پر ہمیشہ اپنے گاؤں کی طرف سے نمائندہ کے طور پر منتخب ہوتے اور مجلس مشاورت شروع ہونے سے دو تین دن پہلے جاتے اور دو تین دن بعد میں اٹھتے۔ ہمیشہ بحث میں حصہ لیتے۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے۔ خواہ وہ سامعین کو پسند آئیں یا نہ آئیں۔ جلسہ سالانہ پر ضرور

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز حارث مظفر ابن مکرم مظفر احمد قریشی صاحب ٹاؤن شپ لاہور عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ عزیز مکرم قمر احمد قریشی صاحب بریلوی کا پوتا ہے۔

○ مکرم سیف علی صاحب ربوہ سخت علیل ہیں اور حالت تشویش ناک ہے۔

○ سید طاہر نواد صاحب آف واربرٹن کی والدہ بیمار ہیں اور لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔

ان سب کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری احمد خان صاحب بھٹی چک ۳۷ جنوبی سرگودھا ۹۳-۱۰-۱۹ کو ۷۶ برس کی عمر میں وفات پاگئے۔

آپ سالہا سال جماعت احمدیہ چک ۳۷ جنوبی کے سیکرٹری مال کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اسی روز بعد عصر بیت المبارک میں مکرم منیر الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

یاددہانی رپورٹ کارروائی

یوم تحریک جدید

۲۲- اکتوبر ۹۳ء

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کا فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"۔

اس کی تعمیل میں امراء اضلاع اور صدر جماعتہائے احمدیہ کو ۲۲- اکتوبر ۱۹۹۳ء "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم "یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے ۲۲- اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ پر "یوم تحریک جدید" مناکر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مستحق ذہین طلبہ کے لئے

"شعبہ امداد طلبہ" میں

اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط باد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کردیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

بقیہ : ص ۱

میں بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے۔ اس کے کاموں میں اور اس کی کوششوں میں اور اس کی تجارتوں میں ہمیں بڑی برکت نظر آتی ہے مگر جب اللہ تعالیٰ جو مالک ہے اس کے بارے میں اس کی نگاہ بدل جاتی ہے تو وہی برکتوں والا تاجر جس چیز کو ہاتھ لگاتا ہے اس میں برکت کی بجائے نحوست، نفع کی بجائے نقصان اور خوشحالی کی بجائے بدحالی نظر آتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جس زاویہ نگاہ سے بھی دیکھو گے تمہیں یہی نظر آئے گا کہ زمین و آسمان اور ان میں جو چیزیں ہیں ان سب کی ملکیت اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے وہی ان کا حقیقی مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ان کا حقیقی مالک نہیں اور یہ ایک ابدی صداقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے جلوے روزمرہ کبھی یہاں کبھی وہاں دکھاتا رہتا ہے۔ یہ جلوے کبھی ایک شکل میں اور کبھی دوسری شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی ملکیت کے ثبوت میں ہمیں اس کی صفات کے جلوے نظر آتے ہیں۔

پس اس ابدی حقیقت کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے اور ان لوگوں میں شامل نہیں ہونا چاہئے جو اللہ کی عطا یعنی وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔

(از خطبہ ۱۴- اپریل ۱۹۷۲ء)

نمایاں کامیابی

○ مکرم ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب ابن مکرم شیخ رحمت علی صاحب ملتان نے امسال B.D.S کے فائنل امتحان میں بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے لئے یہ اعزاز بہت مبارک فرمائے۔

ربوہ کے خریداران الفضل متوجہ ہوں

ربوہ کے جو احباب ماہ بماہ چندہ ادا کر کے لوکل ایجنسی سے پرچہ خریدتے ہیں۔ ازراہ کرم وہ فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے دفتر الفضل کو آگاہ کریں۔ بذریعہ فون بھی اطلاع دی جاسکتی ہے۔

مینیجر

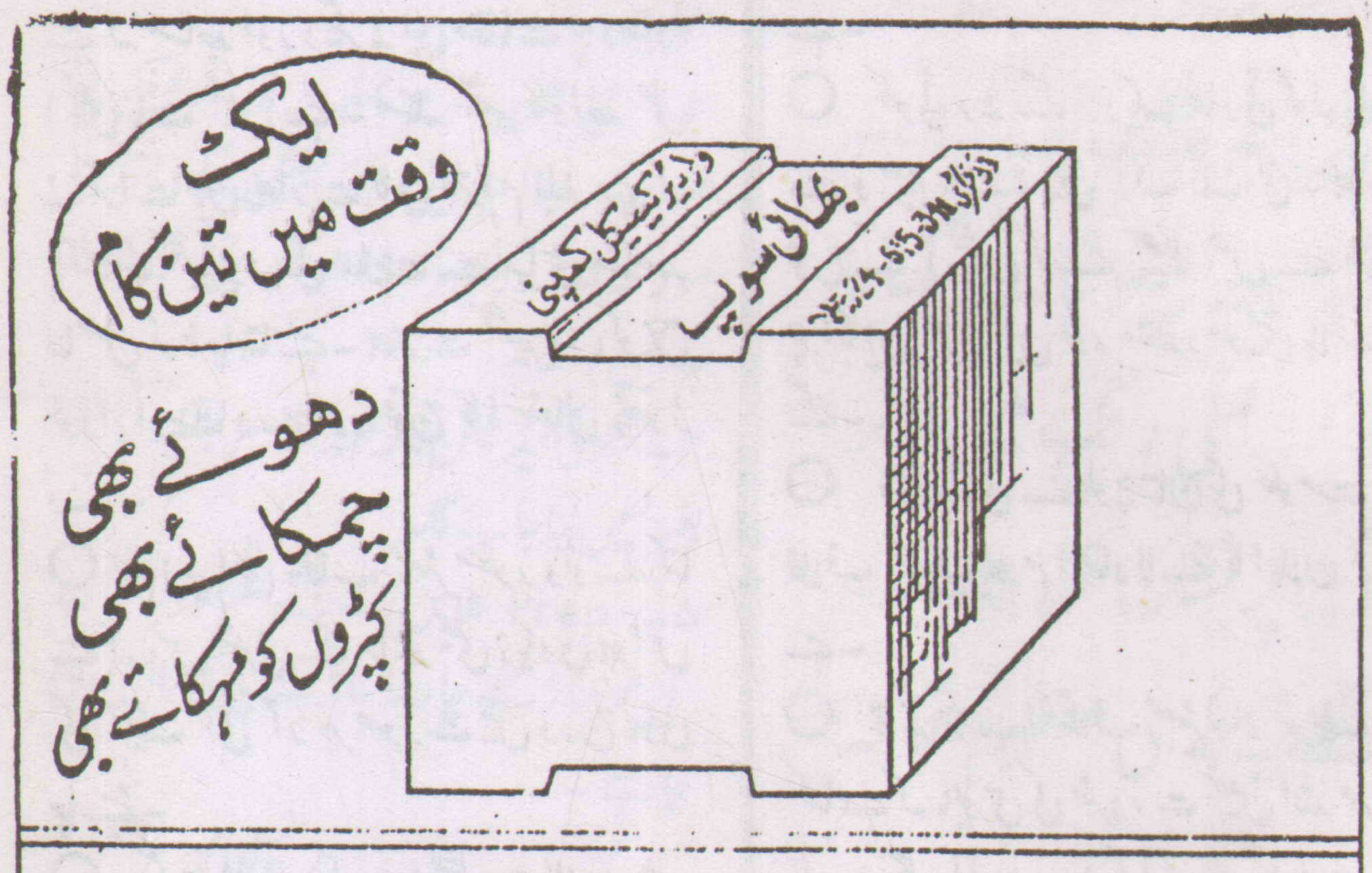

رجسٹرڈ بھائی سوپ

WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ ڈھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴

فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۳۱-اکتوبر- سردی کا ہلکا سا احساس پیدا ہو رہا ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۸ درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے دس ہزار فوجیوں کی طرف سے مقبوضہ کشمیر کے شہر سری نگر میں درگاہ حضرت بل کا محاصرہ جاری ہے۔ حریت پسندوں نے خود کو حکام کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ اور محاصرہ فوری طور پر ختم کرنے پر اصرار کیا ہے۔ پاکستانی حکومت نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ درگاہ میں محصور افراد میں ایک پاکستانی فوجی بھی ہے۔ حکومت پاکستان نے کہا ہے کہ اینیٹی انٹرنیشنل یا عالمی ریڈ کراس وغیرہ غیر جانبدار افراد کو درگاہ حضرت بل میں جانے دیا جائے تاکہ اس الزام کی حقیقت واضح ہو سکے۔

○ نئی منتخب حکومت کے قیام سے ملک میں تجارتی اور صنعتی سرگرمیاں بہتر ہو گئی ہیں زیر گردش نوٹوں کی تعداد میں کمی آگئی ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں دو ارب ۹۴ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کا اضافہ ہو گیا ہے۔ سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔

○ وزیر خارجہ مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ مساجد اور دیگر مذہبی مقامات پر دھاوا اچھی بات نہیں ہے۔ مسئلہ کشمیر کا واحد حل مذاکرات ہیں بھارت کا یہ الزام غلط ہے کہ پاکستان کشمیریوں کی حمایت سے سیاسی مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ بھارت کشمیریوں کو حق خودارادیت دے اور فوج کا استعمال چھوڑ دے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور وٹو نے کہا ہے کہ جس شہری کے ساتھ بھی زیادتی ہو اس کی آیف آئی آر ہر صورت میں درج ہونی چاہئے۔

○ گوجرانوالہ کی جوڈیشل حوالات میں پولیس نے احتجاج کرنے والوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جس سے ۳۰- قیدی اور ۱۵- خواتین زخمی ہو گئیں۔

○ مسلم لیگ (ن) آٹھویں ترمیم میں تبدیلی کے لئے اپنا بل پیش کرے گی اس مسودے کی تیاری شروع کر دی گئی ہے اس میں مذہبی شقیں برقرار رکھی جائیں گی۔

○ سابق صدر غلام اسحاق خان نے صدارت کے لئے متفقہ امیدوار کی تھیوری مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح تو سپیکر اور ڈپٹی سپیکر بھی متفقہ ہونے چاہئیں۔

○ شارجہ کرکٹ ٹورنامنٹ میں پاکستان نے سری لنکا کو ۱۱۴ رنز سے ہرا دیا۔ آصف مجتبیٰ مین آف دی میچ رہے اس سے قبل ویسٹ انڈیز سری لنکا اور پاکستان کو ہرا چکا ہے۔

○ وفاقی کابینہ میں توسیع کی جا رہی ہے۔

○ کراچی میں مرتضیٰ بھٹو کے استقبال کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

○ افغانستان میں خانہ جنگی بدنظمی اور انتشار کے نتیجہ میں عملاً ملک میں حکومت نامی کسی چیز کا وجود نہیں رہا۔ اس سال کے شروع سے لیکر اب تک افغانستان میں ۴۰ ہزار افراد کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے۔ جنگ اور ناداری نے افغانستان کو منشیات کی سمگلنگ کا بیوپاری بنا دیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات نے ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے خلاف الزامات میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ ایم کیو ایم کو جس نے بھی کچلنا چاہا وہ برباد ہوا۔

○ قاضی حسین احمد نے نواز شریف کے خلاف دس کروڑ روپے ہرجانہ کا دعویٰ کر دیا ہے۔ عدالت نے نواز شریف کو طلب کر لیا ہے۔

○ کھوئی رٹہ کے نزدیک بھارتی گولہ باری سے وسیع علاقے میں آگ لگ گئی۔ بھارتی فوج نے آتشیں گولے پھینکے جس سے متعدد چراگاہیں جل گئیں اور متعدد مویشی ہلاک ہو گئے۔

○ پیپلز پارٹی نے بلوچستان کی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد لانے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مایوسی کی ضرورت نہیں اللہ مہربانی کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت میں ہوں یا اپوزیشن میں عوام کی خدمت کا مشن جاری رکھیں گے۔

○ وائس آف امریکہ نے امید ظاہر کی ہے کہ درگاہ حضرت بل کا محاصرہ ایک دو روز میں ختم ہو جائے گا۔

○ بھارتی وزیر اعظم نے امید ظاہر کی ہے کہ درگاہ حضرت بل کا معاملہ جلد پرامن طور پر حل ہو جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی کے ایم این اے خورشید شاہ اور ایم پی اے مظہر الحق کو خصوصی عدالت نے اغوا کے الزامات سے بری قرار دے دیا ہے۔

○ مورو کے نواحی گاؤں میں ڈاکوؤں نے گاؤں پر حملہ بول دیا اور لوگوں کو گھروں سے نکال کر لے گئے۔

○ درگاہ حضرت بل کی بے حرمتی کے خلاف پورے پاکستان میں مظاہروں اور جلسوں جلوسوں کا سلسلہ جاری ہے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کو ختم کرنے کے لئے سکھر سے سگیوں تک دریائے سندھ کے بائیں کنارے والے جنگلات کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ اس کارروائی میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے سینکڑوں افراد حصہ لے رہے ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

○ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ دوم کی وقتاً" فوقتاً" ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔

① تعلیمی قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱۸ سال کم از کم

② نصاب کے سلسلہ میں نظارت دیوان سے رابطہ کریں۔

③ درخواستیں ۹۳-۱۱-۱۱ تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ درخواستوں کے ساتھ تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول یا فوٹو سٹیٹ۔ صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

④ امتحان کمشن ۹۳-۱۱-۲۱ بروز اتوار (بوقت دس بجے صبح) اور انٹرویو مورخہ ۹۳-۱۱-۲۳ بروز منگل ہو گا۔ وقت تحریری امتحان کے نتیجہ کے وقت بتا دیا جائے گا۔

(نوٹ) ان امیدواران کا انٹرویو لیا جائے گا۔ جو تحریری پرچہ کے امتحان میں پاس ہونگے۔ ہر دو امتحان (پرچہ و انٹرویو) پاس کرنا لازمی ہو گا۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان- ربوہ)

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GPOWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRRECULER TEETH CURE	20	بے ترتیب، دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور۔ ہومیوپیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبد الحمید اعوان کا

ماہانہ پروگرام

- ۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶
- ۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی نمبر ۳۲۔ اسلام آباد
- ۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ۔
- ۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی۔ فون PP۵۴۸۱۷۹
- ۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔ فون :- PP۵۱۰۵۶۴

⇦ باقی دنوں میں مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے گوجرانوالہ فون ۲۱۹۰۶۵-۲۱۸۵۳۴

حبوب مفید اٹھراء ۲۰ گرام ۲۰/- ، ۶۰ گرام ۶۶/-

اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے

زوجام عشق خاص ۶۰/- روپے

روشن کاجل ۵/- روپے

تریاق معدہ ۱۲/- روپے ، ۲۴/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ

فون ۲۱۱۴۳۴ ، ۲۱۲۴۳۴